سوال

(308) غصہ کی طلاق کا شریعت میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے شدید غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو کئی بار طلاق کے لفظ کہے لیکن غصہ کی بنا پر اسے پتہ نہیں رہا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں، البتہ ایسے شواہد ملتے ہیں کہ اس نے کہا ''میں اپنی منکوحہ کو طلاق دیتا ہوں اور کچھ شواہد اس بات پر ہیں کہ اس نے یوں کہا: میرے گھر سے نکل جا، بصورت دیگر میں طلاق دے دوں گا، بہر حال غصہ اس قدر شدید تھا کہ خاوند کو ہوش نہ رہا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور کیا کر رہا ہوں، برائے مہربانی ہماری اس الجھن کو دور کر دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حالت غصہ میں دی ہوئی طلاق کے واقع ہونے یا نہ ہونے کے متعلق علمائے امت کا اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ غصہ میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ بحالت اغلاق نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ ہی غلام کو آزادی ملتی ہے۔ [ابوداؤد، الطلاق: ۲۱۹۳]

اس حدیث میں آمدلفظ ''اغلاق'' کا معنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے غضب منقول ہے۔ یعنی بحالت غصہ طلاق دینا اور غلام کو آزاد کرنا شرعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اغلاق کا یہی معنی کیا ہے فرماتے ہیں ''الاغلاق اظنہ فی الغضب'' ابوداؤد کے بعض نسخوں میں با ایں الفاظ عنوان قائم کیا گیا ہے: ''باب الطلاق علی غضب'' یعنی ''بحالت غصہ طلاق دینے کا بیان۔'' ان حضرات کے نزدیک غصہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق نافذ نہیں ہوتی۔ جبکہ بعض دوسرے علمائے کرام کے ہاں بحالت غصہ دی ہوئی طلاق نافذ ہوجاتی ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ رضا ورغبت اور خوشی سے کوئی بھی طلاق نہیں دیتا بلکہ حالات خراب ہونے پر غصہ کی حالت میں ہی طلاق دی جاتی ہے۔ اگر غصہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق کا اعتبار نہ کیا جائے تو کوئی بھی طلاق موثر نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ہمیشہ طلاق حالت غصہ میں ہی دی جاتی ہے۔ امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم رحمہما اللہ نے اس موضوع پر ذرا تفصیل سے گفتگو کی ہے فرماتے ہیں کہ غصہ کی تین حالتیں ہوتی ہیں:

1۔ ابتدائی حالت: یہ وہ حالت ہے جس میں غصہ تو ہوتا ہے لیکن انسان کے ہوش وحواس قائم رہتے ہیں، اس حالت میں دی ہوئی طلاق بالاتفاق ہوجاتی ہے۔

2۔ انتہائی حالت: یہ وہ حالت ہے جس میں شدید غصہ کی وجہ سے انسان کے ہوش وحواس قائم نہیں رہتے۔ اسے کوئی علم نہیں ہوتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں یا کیا کر رہا ہوں۔ اس حالت میں دی ہوئی طلاق بالاتفاق نہیں ہوتی کیونکہ یہ ایک جنونی کیفیت ہے اور دیوانگی کی ایک صورت ہے اور مجنون اور دیوانہ مرفوع القلم ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ''تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، ان میں سے ایک مجنون بھی ہے۔'' [مسند امام احمد: ۶/۱۰۲]

3۔ درمیانی حالت: یہ وہ حالت ہے کہ غصہ کی وجہ سے عقل بالکل توزائل نہیں ہوتی، تاہم یہ غصہ اس کی قوت فکر پراس حدتک اثرانداز ضرور ہوتا ہے کہ اس دوران کی ہوئی کوتاہی پر بعد میں نادم ہوتا ہے۔ [زادالمعاد، فصل طلاق فی الاغلاق]

آخری صورت محل اختلاف ہے۔ امام ابن تیمیہ اورامام ابن قیم رحمہما اللہ ودیگرحنابلہ کے نزدیک اس درمیانی حالت میں دی ہوئی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی۔ ان کی دلیل مذکورہ بالاحدیث میں ہے، جبکہ دوسرے اس درمیانی حالت میں دی ہوئی طلاق کونافذخیال کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک موخرالذکر علما کا موقف ہی صحیح ہے۔ کیونکہ طلاق عموماً غصہ میں دی جاتی ہے اوردرمیانی حالت میں غصہ دیوانگی کی حدتک نہیں پہنچتا۔ اس حالت میں طلاق دہندہ کومرفوع القلم قرار دیاجائے۔ لہٰذااگرغیظ وغضب اس حدتک پہنچ جائے جوانتہائی حالت میں بیان ہواہے کہ انسان اپنے آپ سے باہر ہوجائے اوراس کے ہوش وحواس بالکل قائم نہ رہ سکیں۔ یہاں تک اسے یہ بھی معلوم نہ ہوکہ میرے منہ سے کیانکلا ہے اوراس کا انجام کیاہوگا۔ توایسی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوگی۔ مگرغصے کی یہ انتہائی حالت شاذونادرہی ہوتی ہے اورایسا بہت کم ہوتا ہے۔

اس تفصیل کے پیش نظر جب صورت مسئولہ کے ظاہری الفاظ کودیکھاجائے تومعلوم ہوتا ہے کہ طلاق دہندہ طلاق دیتے وقت انتہائی غصے کی حالت میں تھا۔ اس حالت میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ لیکن آیا وہ حقیقتاً ایساہی تھا تو یہ طلاق دینے والا ہی بہتر جانتا ہے۔ لہٰذا اسے خود سوچنا چاہیے کہ میں طلاق دیتے وقت کس حالت میں تھا۔ حقیقت حال کے خلاف الفاظ تحریر کرکے فتویٰ لےلینے سے حرام شدہ چیز حلال نہیں ہوگی۔ حلال وحرام کے معاملہ میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگرواقعی طلاق دہندہ نے غصے کی انتہائی حالت میں طلاق دی ہے اس کے ہوش وحواس قائم نہیں تھے تواس صورت میں سرے سے طلاق واقع نہیں ہوگی اوراگرغصہ کی ابتدائی یادرمیانی حالت ہے توطلاق واقع ہوجائے گی۔ بالخصوص جبکہ وہ کئی بارایساکرچکا ہے، جیساکہ سوال میں ذکرہے تووہ اپنی بیوی سے ہمیشہ کےلئے ہاتھ دھوبیٹھا ہے۔ بشرطیکہ طلاق دینے کا معاملہ مختلف مواقع میں پیش آیا ہو۔ اب عام حالت میں صلح کی کوئی صورت نہیں ہے اوراگرایک ہی مجلس میں ایسا ہوا ہے توایک طلاق ہوگی اورعدت کے اندراندررجوع ہوسکے گااگردودفعہ ایسا ہواتوبھی رجوع کا حق باقی ہے۔ لیکن تیسری دفعہ ایساکرنے سے رجوع کا حق ختم ہوجاتا ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:324